Fikr-o-Nasar (Islamabad) 30:1-2 (1992)

کتاب کا نام	:	سیرۃ البم
تحریر و ترتیب	:	شاہ مصباح الدین شکیل
ناشر	:	پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لیمیٹڈ
طابع	:	کارنیشن پرنٹرز، کراچی
سن اشاعت	:	۱۹۹۲ء

پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لیمیٹڈ وہ پہلا تجارتی ادارہ ہے جس نے فروغ علم کے سلسلے میں اپنی اخلاقی، دینی اور ملی ذمہ داریوں کو محسوس کیا اور اپنے لئے سیرت جیسا موضوع منتخب کیا جو علم و عمل، اخلاق، حسن کردار، ایمان، معاشرت بلکہ تمام محاسن حیات کا جامع اور موثر ترین ذریعہ ہے۔

پی۔ ایس۔ او نے ۱۹۷۹ء سے سیرت طیبہ پر مختصر، جامع، عام فہم اور خوبصورت کتابیں شائع کرنے کا سنہرا سلسلہ شروع کیا۔ اس سال کمپنی کے سینئر ایگزیکٹو جناب شاہ مصباح الدین شکیل نے "سیرت البم" کے نام سے نہایت مفید اور نفیس کتاب پیش کی ہے۔ اس کی تیاری کے سلسلے میں انہوں نے ساڑھے چار مہینے حجاز مقدس میں گذارے اور بڑی عرق ریزی اور ذہنی کاوش سے یہ کتاب مرتب فرمائی۔

لفظ سیرت سار یسیر سیرا ومسیرا سے نکلا ہے اور کئی معانی میں مستعمل رہا ہے مثلاً" جانا، چلنا، طریقہ، مذہب، ہیئت، حالت کردار، کہانی، گزشتہ اقوام کے حالات وواقعات کا بیان وغیرہ۔

اہل اسلام نے اس لفظ کو خصوصی معانی عطا کئے۔ شروع میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان سیرت کہلایا اور آقائے دو عالمؐ نے غیرمسلموں کے ساتھ جو معاملات کئے اور جو سلوک روا رکھا اس کو بھی سیرت کہا گیا (۱)۔ اس طرح گویا مسلمانوں کا بین الاقوامی قانون یا قانون بین الملل کا نام سیرت رکھا گیا۔ بعد میں یہ لفظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح اور حالات زندگی کیلئے ایسا مختص ہو کر رہ گیا کہ اب جب کبھی اور جہاں کہیں سیرت کا لفظ مطلقاً" استعمال کیا جائے تو اس سے مراد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت یعنی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

حیات طیبہ ہوتی ہے۔

مسلمانوں نے ہر دور میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی ہے' تحریراً" بھی اور تقریراً" بھی۔ ذرا غور کریں تو نظر آتا ہے کہ بیان سیرت کے چار بڑے مقاصد ہیں :

(ا) سیرت النبیؐ کو محفوظ رکھنا۔ کیونکہ آپ کی ذات کامل ترین اور بہترین نمونہ ہے اور اگر نمونہ ہی محفوظ نہ رہے تو اس پر عمل کرنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔

(ب) سیرت النبیؐ کی تبلیغ۔ کیونکہ جب تک یہ مکمل ترین نمونہ سب لوگوں اور آئندہ نسلوں تک نہ پہنچے گا تو وہ کس طرح اس پر عمل پیرا ہو سکیں گے۔

(ج) روحانی وایمانی لذت کا حصول۔ قاعدہ کلیہ ہے "من احب شیسئا" اکثر ذکرہ" چونکہ حضرت رسول مکرمؐ سے محبت عین ایمان ہے اس لئے ہر مسلمان محبت کی بنیاد پر ان کا ذکر خیر کرتا ہے۔ جب بھی کسی محب کے سامنے اس کے محبوب کا ذکر کیا جائے تو محب کو قلبی وروحانی مسرت' لذت اور سکون ملتا ہے۔ روحانی مسرت وسکون ہماری بنیادی ضرورت ہے اور یہ ضرورت سیرت النبیؐ کے بیان سے بطریق احسن پوری ہوتی ہے۔

(د) سیرت النبیؐ کا سننا اور سنانا' پڑھنا اور پڑھانا عنداللہ بلندی درجات کا ذریعہ ہے اور صالح انسان اللہ تعالی کی بارگاہ میں درجات کی بلندی کا متمنی ہوتا ہے۔

انہی عظیم مقاصد کے حصول کیلئے پی۔ ایس۔ او نے سیرت مطہرہ پر کتابیں شائع کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے "سیرت البم" اس کی نئی کڑی ہے۔

یہ کتاب ۱۱۴ صفحات کم وبیش ۱۳۰ تصاویر ۱۲ نقشوں ۱۹ ڈرائینگز اور ۱۱۹ خوبصورت عنوانات کے تحت مختصر' جامع اور مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں نقشہ ارض القرآن اور اشاریہ نے کتاب کی جاذبیت اور افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

البم کے لفظ سے یہ تصور ابھر کر ذہن میں آتا ہے کہ یہ کوئی مجموعہ تصاویر ہے۔ سیرت البم کے سلسلے میں بھی یہ تصور عملی حقیقت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ حیات مقدسہ سے متعلق مقامات ومنازل کی تصاویر ہیں کچھ رنگین اور کچھ سادہ۔

امید کی جا سکتی ہے کہ یہ دلکش اسلوب' سیرت طیبہ کو قلب وذہن میں جاگزیں کرنے کے لئے زیادہ موثر ثابت ہو گا۔

آسانی کے ساتھ کوئی بات سمجھانے اور پکی طرح ذہن نشین کرانے میں تصویر نہایت موثر کردار ادا کرتی ہے۔

اس کتاب میں سیرت کے ان پہلوؤں کو عام فہم پیرائے میں بیان کیا گیا ہے جو ہماری معاشرتی زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ صفحہ نمبر ۲۵ پر لکھا ہے: "اللہ تعالی کا حکم آیا کہ میرے گھر کی تعمیر کرو۔ وہ حضرت سارہ سے زیادہ دن قیام کی اجازت لے کر مکہ آئے۔" اس مقام پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی روایت فرمودہ حدیث یاد آتی ہے: ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا "یاعائشہ اتاذنین لی ان ! تعبد لربی۔"

ترجمہ "اے عائشہ کیا تم مجھے اجازت دوگی کہ میں اپنے رب کی عبادت کرلوں۔ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی حضور! مجھے تو آپ کا قرب محبوب ہے اور آپ کی خوشی کی خاطر میں نے آپ کو اجازت دی (۲)۔ غور فرمائیں کہ حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالی کے حکم پر اللہ کے گھر کی تعمیر کیلئے جاتے ہیں تو اپنی زوجہ مطہرہ سے اجازت لیتے ہیں اور حضرت ختم الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کچھ وقت عبادت الٰہی میں صرف فرمانا چاہتے ہیں تو اپنی زوجہ مقدسہ سے اجازت لیتے ہیں اس میں ہماری معاشرتی ازدواجی زندگی کا کتنا اہم پہلو واضح کیا گیا ہے اور دنیا کا کوئی مذہب اور نظام خواتین کو یہ رفعت اور یہ مرتبہ نہیں دیتا۔

میاں بیوی کے مابین تعلقات کے اسی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے بہتر ہوتا کہ "سیرت البم" کے مرتب نے صفحہ نمبر ۸۷ پر جہاں صلح حدیبیہ کی اہم تفصیلات بیان کی ہیں وہاں پر وہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہؓ سے مشورہ کرنا بھی بیان کر دیتے۔

صفحہ نمبر ۶۱ پر ہجرت نبویؐ کے ذکر میں محترم مرتب نے حضور کی اونٹنی کا مامور من اللہ ہونا بیان کیا ہے اور صفحہ نمبر ۵۸ پر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے اس مکان کا فوٹو دیا ہے جہاں وہ اونٹنی رکنے پر مامور من اللہ تھی تو ذھن میں یاد کا وہ دریچہ کھل جاتا ہے کہ یہ مکان قدیم زمانے میں تبع یعنی یمن کے ایک بادشاہ نے اسی مقصد کیلئے تعمیر کرایا تھا کہ جب کبھی حضرت نبی آخرزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہو گی اور آپ ہجرت فرما کر اس وادی مقدس میں تشریف لائیں گے تو آپ یہاں قیام فرمائیں گے اور اس نے ایک عریضہ بھی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لکھا تھا اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ نسل بعد نسل کے تسلسل کو قائم رکھتے

ہوئے اس مکان کے محافظ اور امین بنائے گئے تھے(۳)

اس کتاب کے محاسن پر تفصیلی گفتگو کی جائے تو وہ بجائے خود ایک کتاب بن جائے گی۔ یہ ایک خوبصورت، مفید اور موثر علمی کوشش ہے۔ مقدس، رنگین اور پرنور تصاویر پر جب نظر پڑتی ہے تو جنت کا قرآنی نقشہ سامنے دکھائی دینے لگتا ہے اور نظر ان تصاویر سے ہٹنے پر از خود آمادہ نہیں ہوتی۔

البتہ چند ملاحظات کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ طبع دوم کے موقعہ پر انہیں پیش نظر رکھا جائے۔ مثلاً یہ بہتر ہوتا کہ جب کسی قرآنی آیت کا ترجمہ "ترجمہ" کہہ کر پیش کیا جائے تو ترجمہ میں تفسیری اور توضیحی الفاظ نہ لائے جائیں جیسے کہ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کے ترجمے میں لفظ "من آیاتنا" کے معنی میں لفظ قدرت کا اضافہ کیا گیا ہے (۴)۔ یا جیسے کہ صلح حدیبیہ کے ذکر میں سورۃ فتح کی پہلی آیت کے ترجمے میں "یعنی صریح و صاف" کے الفاظ بڑھائے گئے(۵)

صفحہ نمبر ۳۷ پر حضرت ریحانہ بنت شمعون کاذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہودیہ تھیں۔ بہتر ہوتا کہ یہ بھی بتلا دیا جاتا کہ وہ مسلمان ہو گئی تھیں۔

صفحہ نمبر ۱۱۴ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات کے سلسلے میں ۲ ربیع الاول کا قول بھی بیان کرنا اچھا ہوتا کہ علماء کی ایک کثیر تعداد اسی کو معتبر گردانتی ہے۔

اسی صفحہ نمبر ۱۱۴ پر حضورؐ کی وفات کے بعد نماز جنازہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا کہ "فرشتوں نے نماز جنازہ ادا کی پھر ہر ایک نے تنہا نماز پڑھی"۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ نماز جنازہ اس معنی میں نہ تھی جیسے سب کی پڑھی جاتی ہے بلکہ آپؐ پر صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا۔ زیر نظر کتاب کہیں زیادہ وقیع ہو جاتی اگر اس کو حوالہ جات سے آراستہ کر دیا جاتا۔

مجموعی طور پر یہ کتاب ایک عمدہ علمی کاوش ہے جو عام مسلمانوں میں اور علمی حلقوں میں یقیناً مقبول ہو گی۔ اس کی تحریر و ترتیب کے معاملہ میں محترم مصباح الدین شکیل قابل ستائش ہیں اور اس کی اشاعت کے لئے پی ایس او کے مینجنگ ڈائریکٹر میاں محمد فرید قابل صد مبارکباد ہیں۔

غلام عبدالحق محمد

حوالہ جات

۱۔ دائرہ معارف اسلامیہ ۱۱ : ۵۰۵ طبع اول ۱۹۷۵ء ۔

۲۔ الشیخ اسماعیل حقی، روح البیان ۲ :۱۳۵ مطبوعہ استنبول ۱۹۲۸ء ۔

۳۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں الشیخ اسماعیل حقی، روح البیان ۸ : ۴۲۱ ۔

۴۔ مصباح الدین شکیل، سیرت البم ص : ۵ ۔

۵۔ مصباح الدین شکیل، سیرت البم ص : ۸۷ ۔